

فوڈ کے ریسیپز میں الکوحل کا استعمال
أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اس فوڈ کو کھانا جائز ہے جس کے ریسیپز میں الکوحل لکھا ہوا ہوتا ہے اور شامل بھی ہوتا ہے۔ اس سے نشہ نہیں ہوتا۔ کیا ایمر احناف کا شراب میں اختلاف بھی ہے۔ اگر آپ جواب میں دلائل بھی ذکر کر دیں تو مہربانی ہوگی۔

سائل: ساجد اور عامر (انگلینڈ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ

ایسی فوڈز کو کھانا حلال نہیں جس میں الکوحل شامل ہوتا ہے کیونکہ الکوحل پینا حرام ہے۔ اگر یہ الکوحل خمر (انگوری شراب) سے نکالی گئی ہے تو بالاتفاق اس الکوحل کا قطرہ قطرہ نجس و حرام اور جس میں شامل ہوئی اس کا کھانا بھی حرام۔ اور اگر یہ دیگر شرابوں سے نکالی جاتی ہے تو امام محمد کے نزدیک اس کو پینا بھی حرام اگرچہ قلیل ہو اور جس میں یہ شامل ہو اس کا کھانا بھی حرام اگرچہ اتنی تھوڑی مقدار نشہ نہ دیتی ہو اور اسی پر فتویٰ ہے جیسا کہ درمختار مع ردالمحتار میں ہے: (وَحَرَّمَهَا مُحَمَّدٌ) أَيُّ الْأَشْرِبَةِ الْمُتَّخَذَةِ مِنَ الْعَسَلِ وَاللَّيْنِ وَنَحْوِهِمَا قَالَهُ الْمُصَنِّفُ (مُطْلَقًا) قَلِيلًا وَكَثِيرًا (وَبِهِ يُفْتَى) ذَكَرَهُ الزَّيْلَعِيُّ وَغَيْرُهُ: إمام محمد نے فرمایا کہ دیگر شرابیں بھی حرام ہیں جو شہد و انجیر یا اس جیسی چیزوں سے نکالی جاتی ہیں مصنف نے کہا کہ مطلقاً یعنی وہ قلیل ہویا کثیر اور اسی پر فتویٰ ہے اسے زیلعی اور اس کے علاوہ علماء نے ذکر کیا۔

اس کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں: (وَبِهِ يُفْتَى) أَيُّ بِقَوْلِ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ قَوْلُ الْأَنْمَةِ الثَّلَاثَةِ" یعنی قول امام محمد پر فتویٰ ہے یہی ایمر ثلاثہ کا قول ہے آگے فرماتے ہیں: (قَوْلُهُ غَيْرُهُ) كَصَاحِبِ الْمُلتَقَى وَالْمَوَاهِبِ وَالْكَفَايَةِ وَالنَّهَائِيَةِ وَالْمِعْرَاجِ وَشَرْحِ الْمَجْمَعِ وَشَرْحِ دُرِّ الْبَحَارِ وَالْفُهُسْتَانِيِّ وَالْعَيْنِيِّ، حَيْثُ قَالُوا الْفَتْوَى فِي زَمَانِنَا بِقَوْلِ مُحَمَّدٍ لِعَلْبَةِ الْفَسَادِ"

یعنی امام زیلعی کے علاوہ بہت سے لوگوں نے امام محمد کے قول پر فتویٰ دیا جیسے صاحب ملتقى صاحب المواهب، صاحب الكفاية، صاحب النهاية، صاحب المعراج صاحب شرح المجمع، صاحب شرح درر البحار اور الفهستاني و علامہ عینی وغیرہ۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے فساد کے غالب ہونے کی وجہ سے۔

(درمختار مع ردالمحتار کتاب الاشرہ ج 6 ص 448)

امام محمد کے موقف پر بہت سے دلائل ہیں کہ جس شراب کا کثیر حصہ نشہ آور ہو اس کا قلیل بھی حرام ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ»** حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کا کثیر نشہ دے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

(سنن ابی داؤد باب النہی عن المسکر رقم 3681)

اور اسی طرح ترمذی میں ہے۔ اور نسائی شریف میں بھی ایک دوسری سند کے ساتھ یہی حدیث موجود ہے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ» نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کا کثیر نشہ دے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

(سنن نسائی باب تحریم کل شراب اسکر کثیرہ رقم 5607)

وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 26-2-2018

The usage alcohol in food ingredients

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: Is it permissible to eat foods which say there is alcohol inside them as an ingredient, and that actually contain alcohol as well, though one does not lose consciousness from it. Is there also a difference of opinion among the Hanafī Imāms with regards to alcohol? Please kindly bless with proofs also.

Questioner: Saajid and Aamir from U.K.

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب بعون الملِك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

It is not halāl to eat such foods which contain alcohol because it is harām to drink alcohol. If this alcohol is made from khamr i.e. wine (in other words, extracted from grapes), then it is agreed that even just a drop of this type of alcohol is najas and harām [impure and unlawful], and whatever contains it [as an ingredient] is also harām to consume. However, if it has been made from another kind of alcohol, then according to Imām Muhammad, it is also harām to drink, even if it is only of a small amount, as well as whatever contains it [as an ingredient], even if it constitutes to such a small amount that one does not lose consciousness, and this [opinion] is what the fatwā [i.e. legal verdict] is upon. Just as it is stated in Durr Mukhtār & Radd al-Muhtār,

**(وَحَرَّمَهَا مُحَمَّدٌ) أَيِ الْأَشْرِبَةِ الْمُتَّخَذَةِ مِنَ الْعَسَلِ وَالتَّيْنِ وَنَحْوِهِمَا قَالَهُ الْمُصَنِّفُ
(مُطْلَقًا) قَلِيلَهَا وَكَثِيرَهَا (وَبِهِ يُفْتَى) ذَكَرَهُ الزَّيْلَعِيُّ وَغَيْرُهُ**

“Imām Muhammad stated that the other types of alcohol are also harām’, which are made from honey, fig or from the likes of these. The author mentioned that ‘unrestrictedly’, meaning be it of a large amount or small, ‘and the fatwā [legal verdict] is upon this’. It is this what Zayla’ī and other scholars have mentioned.”

‘Allāmah Shāmī states with regards to this,

(وَبِهِ يُفْتَى) أَيِ بِقَوْلِ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ قَوْلُ الْأَيْمَةِ الثَّلَاثَةِ

“Meaning, the fatwā [legal verdict] is of Imām Muhammad; this is the opinion of the three Imāms¹.”

He then states further on that,

قَوْلُهُ غَيْرُهُ كَصَاحِبِ الْمُتَّقَى وَالْمَوَاهِبِ وَالْكَفَايَةِ وَالنِّهَايَةِ وَالْمِعْرَاجِ وَشَرْحِ الْمَجْمَعِ
وَشَرْحِ دُرَرِ الْبِحَارِ وَالْفُهُسْتَانِيِّ وَالْعَيْنِيِّ، حَيْثُ قَالُوا الْفَتْوَى فِي زَمَانِنَا بِقَوْلِ مُحَمَّدٍ لِغَلْبَةِ
الْفَسَادِ

“Meaning, many scholars other than Imām Zayla’ī have given the fatwā upon the opinion of Imām Muhammad, such as the author of Multaqā, the author of Mawāhib, the author of Kifāyah, the author of Nihāyah, the author of Mi’rāj, the author of Sharh al-Majma’, the author of Sharh Durar al-Bihār, Quhustānī, ‘Allāmah ‘Aynī, etc. They said that the fatwā in our time is upon Imām Muhammad, due to there being more of a likelihood of controversy.”

[Durr Mukhtār & Radd al-Muhtār, vol 6, pg 448]

There are many proofs of Imām Muhammad’s opinion; that the most part of whichever alcohol causes intoxication, a small amount of it is also harām, just as it is mentioned in the blessed Hadīth,

«عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ»

“It is narrated from Sayyidunā Jābir that the Noble Prophet ﷺ stated that, ‘If a large amount of anything causes intoxication, a small amount of it is unlawful.’”

[Sunan Abī Dāwūd, Hadīth no 3681]

Likewise, this is stated in Tirmidhī² and this very Hadīth is present in Sunan Nasā’ī with a different chain of narration;

«حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ»

“The Noble Prophet ﷺ stated that, “What intoxicates in large amounts, a small amount of it is unlawful.”

[Sunan Nasā’ī, Hadīth 5607]

¹ i.e. The three Imāms of the four, meaning other than Imām Abū Hanīfah; so Imām Mālik, Imām Shafī’ī and Imām Ahmad Bin Hanbal - may Allāh ﷻ be pleased with them and shower countless mercies upon them.

² Also present in Sunan Ibn Mājah.

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri

Translated by Haider Ali